ٹیلیفون نمبر ۳۳
بسم اللہ الرحمن الرحیم
رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۰۵
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ

روزنامہ
الفضل
قادیان
یوم سہ شنبہ

قیمت سالانہ ۱۸ روپے — ماہوار ۱½ روپیہ

199

مدینۃ المسیح

قادیان یکم ماہ تبوک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

جلد ۳۵ | ۲ تبوک ۱۳۲۶ ہش | ۱۶ شوال ۱۳۶۶ ھ | ۲ ستمبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۲۰۲

موجودہ فسادات کا مکروہ ترین پہلو

عورتوں اور بچوں پر حملہ مذہبی اور اخلاقی جرم ہے

ان من گھڑت اور بھیانک اصولوں پر تجزیہ

آزادی ملنے کے معاً بعد جو خوفناک فسادات پنجاب کے بعض حصوں میں رونما ہوئے ہیں ان میں جن انسانیت سوز اور غیر مہذب حرکات کا مظاہرہ کیا گیا ہے وہ بیان سے باہر ہیں۔ افسوس تو یہ ہے کہ ان حرکات کا اظہار ان لوگوں کی طرف سے ہوا ہے۔ جو آزادی کی بخشش و نوال سے مالا مال ہو چکے ہیں۔ ان حالات کے پیش نظر یہ اندازہ لگانا مشکل ہو جاتا ہے۔ کہ آیا ان لوگوں کو غیر حکومت کے تسلط و اقتدار سے رستگاری نصیب ہوئی ہے یا مذہبی و اخلاقی قیود سے آزادی؟

بھلا غور فرمایئے۔ یہ کس مذہب کی تعلیم ہے۔ اور اخلاق کا کونسا اصول کہ معصوم بچوں اور بے کس و بے بس عورتوں پر ہاتھ اٹھایا جائے۔ یا ان کی عصمت دری کی جائے؟ دنیا کا کوئی مذہب۔ کوئی اخلاقی یا تمدنی نظام اس وحشت و بربریت کو روا نہیں رکھتا۔ ہاں انسانوں میں اس جنگلی قانون کے از خود نفاذ پر اس کے یکسر استیصال کی اجازت ضرور دیتا ہے۔ کس قدر افسوس کی بات ہے۔ کہ آزادی کی بدولت پنجاب کے بعض علاقوں میں جو فسادات برپا ہوئے ہیں۔ ان میں بعض انسانوں نے عمل کیا ہے۔ عقلوں پر کچھ ایسا پردہ پڑا ہے۔ کہ کوئی اپنے اسلاف کے کارناموں پر نظر نہیں کرتا۔ اور نہ کوئی تاریخ کے ان زریں اوراق کا مطالعہ کرنے کی ضرورت محسوس کرتا ہے۔ کہ جو حسن اخلاق اور رفعت کردار کے روح پرور واقعات کے حامل ہیں۔ اور نہ کوئی اپنے مذہب اور اس کے پیش کردہ اصول اخلاقیات کی طرف توجہ دینے یا کان دھرنے کے لئے تیار ہے۔

یہ روح فرسا حادثات جو موجودہ فسادات میں وقوع پذیر ہوئے ہیں۔ ہم کو اسلامی تاریخ کے ایک زریں واقعہ کی یاد دلاتے ہیں۔ اور ساتھ ہی اس بے نظیر تعلیم کی بھی جو اس واقعہ کا اصل پس منظر ہے۔ موجودہ حالت میں جبکہ ہر کس و ناکس اپنی من مانی چلا کر نفس پرستی کے سیلاب میں بہا جا رہا ہے۔ اس واقعہ کا ذکر ہر مذہب و ملت کے افراد کے لئے یکساں طور پر ہدایت کا موجب ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ کوئی غور کرنے والا اور نصیحت پکڑنے والا ہو۔

جنگِ احد میں جب مسلمانوں اور کفار کی فوجیں باہم گتھم گتھا ہو گئیں۔ اور گھمسان کا رن پڑا۔ تو اس وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی تلوار ہاتھ میں لیکر فرمایا۔ کون ہے جو اس کو لیکر اس کا حق ادا کرے ہر ایک صحابی کے دل میں حصول سعادت کی خواہش کروٹیں لینے لگی۔ اور ہر کسی نے آگے بڑھ بڑھ کر اپنے آپ کو پیش کیا۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت ابو دجانہ انصاری کے آگے آنے پر تلوار ان کو دے دی۔ وہ کمال دلیری اور جرأت سے دشمن کی فوج سے جا بھڑے۔ اور اس بے جگری سے لڑے۔ کہ اپنے چاروں طرف موت بکھیرتے چلے گئے۔ دیکھتے ہی دیکھتے دشمنوں کی صفوں کو چیر کر لشکر کی پشت پر جا پہنچے کہ جہاں قریش کی عورتیں کھڑی تھیں۔ اچانک ابو سفیان کی بیوی ہندہ جو اپنے مردوں کو جوش دلا رہی تھی۔ سامنے آ گئی حضرت ابو دجانہ کی ہوا سے باتیں کرتی ہوئی تلوار جو نیام سے نکلنے کے بعد ابھی تک سرنگوں نہ ہوئی تھی ہوا میں تلی ہوئی تھی۔ آن واحد میں ہندہ کا کام تمام ہوا چاہتا تھا۔ کہ یکا یک ابو دجانہ انصاری نے کمال سرعت اور پھرتی سے تلوار کو پیچھے کھینچ لیا۔ اور اس طرح ہندہ کو گویا موت کے منہ سے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اہم دعائیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے موجودہ ایام میں ذیل کی دعائیں خصوصیت کے ساتھ پڑھنے کا احباب جماعت کو ارشاد فرمایا ہے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ نمازوں میں بھی اور اس کے علاوہ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے یہ دعائیں کرتے رہیں۔

(۱) اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔

(۲) بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

(۳) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ جَھْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْکِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَۃِ الْاَعْدَاءِ۔

(۴) اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا

(۵) اَللّٰھُمَّ سَجَدَ لَکَ سَوَادِیْ وَخَیَالِیْ وَاٰمَنَ بِکَ فُؤَادِیْ وَاَقَرَّ لَکَ لِسَانِیْ۔ فَھَا اَنَا ذَا بَیْنَ یَدَیْکَ یَا عَظِیْمُ یَا غَافِرَ الذَّنْبِ الْعَظِیْمِ۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔اے، ایل ایل بی۔ [illegible] صاحب ثانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے شائع کیا

نجات ملی۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ تم نے کھینچی ہوئی تلوار کو نیچے کیوں گرا لیا۔ تو اس مرد با اخلاق نے کہا میرے دل نے گوارا نہ کیا کہ رسول اللہؐ کی تلوار ایک عورت پر چلاؤں۔ اور پھر اس عورت پر جس کی حفاظت کے لئے کوئی مرد موجود نہ ہو۔

بادی النظر میں ایک معمولی واقعہ سمجھا جا سکتا ہے کہ ایک بہادر آدمی کے یہی شایانِ شان تھا۔ لیکن ہر بات اپنے ماحول اور اس کے اثرات کے مطابق ہی پرکھی جاتی ہے۔ واقعہ یہی نہیں کہ ایک دلیر انسان کی غیرت نے گوارا نہ کیا کہ وہ ایک عورت پر تلوار چلائے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ان عرب لوگوں میں سے ایک فرد نے کہ جن کے اپنے تمدن ورواج کے مطابق دشمن کو ذلیل کرنے کے لئے عورتوں کو بالخصوص نشانہ بنایا جاتا تھا۔ ایک بے کس عورت پر اٹھا ہوا ہاتھ اس لئے کھینچ لیا کہ اس کے آقا و مطاع کی تعلیم یہی تھی کہ کسی عورت پر ہاتھ نہ اٹھایا جائے۔ ایک وہ لوگ تھے کہ جنہوں نے اس حال میں کہ دشمن کی صف شکنی کا دستور اجازت دیتا تھا کہ دوران جنگ میں عورتوں کو ہلاک کیا جا سکتا ہے کبھی کسی عورت پر ہاتھ نہ اٹھایا اور ایک یہ لوگ ہیں کہ منہ سے کہتے جاتے ہیں کہ عورتوں کو ہاتھ لگانا گناہ ہے خلاف مذہب اور خلاف انسانیت ہے اور پھر جو جی میں آتا ہے بغیر دین اور مذہب کا خیال رکھے کئے بھی جاتے ہیں۔ یہ ایک حیرت انگیز انقلاب ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کی بدولت عرب کے وہ بدو جو بہیمیت اور درندگی کو روا رکھتے تھے تھوڑے عرصہ میں ہی درندگی سے نکل کر انسان اور انسان سے باخدا انسان بن گئے۔

یہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی جادو بھری تعلیم کا ہی اثر تھا کہ انتہائی جوش و خروش اور ولولہ انگیزی کے عالم میں ابودجانہ نے طبیعت پر جبر و ضبط سے کام لیا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم ہر فوجی دستہ روانہ فرمانے سے پہلے فرماتے:۔

اغزوا بسم اللّٰہ وقاتلوا فی سبیل اللّٰہ ولا تغلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیداً ولا امرأۃ ولا تقتلوا اصحاب الصوامع ولا تقتلوا شیخاً فانیاً ولا طفلاً ولا صغیراً ولا امرأۃ واصلحوا واحسنوا ان اللّٰہ یحب المحسنین ؂

"اے مسلمانو! نکلو اللہ کا نام لے کر اور جہاد کرو حفاظت دین کی نیت سے مگر خیانت اور مال غنیمت میں بددیانتی مت کرنا اور نہ کسی قوم سے دھوکہ کرنا اور نہ دشمنوں کے مقتولوں کا مثلہ کرنا اور نہ بچوں اور عورتوں اور مذہبی عبادت گاہوں کے لوگوں کو قتل کرنا اور نہ بہت بوڑھوں کو قتل کرنا اور ملک میں اصلاح کرنا۔ اور لوگوں کے ساتھ احسان کا معاملہ کرنا کیونکہ تحقیق خدا تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

(سیرۃ خاتم النبیین حصہ دوم صفحہ ۸۴)

پھر قابلِ غور امر یہ ہے کہ مسلمانوں نے اس ملبند اخلاق کا نمونہ اس حال میں دکھایا کہ وہ خوب جانتے تھے کہ قریش مکہ اسی قسم کی اذیت پہنچانے سے کبھی باز نہ آئیں گے۔ اور کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیں گے۔ چنانچہ اسی ہندہ نے جس کو عورت سمجھ کر حضرت ابودجانہ نے چھوڑ دیا تھا۔ جنگ احد میں حضرت حمزہ رضؓ کی نعش کو بگاڑا اور عبداللہ بن قمیئہ نے حضرت ام عمارہ پر تلوار کا وار کیا۔ آج اس انتہائی قسم کی بداخلاقی کو روا رکھنے کے لئے یہ بہانہ تراشا جاتا ہے کہ مخالف ایسا کرتے ہیں اس لئے ہمارے لئے بھی جائز ہے کہ ہم بھی ان کے ساتھ یہی سلوک روا رکھیں۔ حالانکہ بد اخلاقی بہرحال بد اخلاقی ہے۔ اور گناہ گناہ ہی ہے ان کا ارتکاب اس لئے جائز نہیں قرار پا سکتا کہ دشمن اذیت پہنچانے کے لئے ایسا ہی ناروا سلوک کرتا ہے۔ دشمن کو دوسرے جائز طریق سے سزا دے کر اس کی اصلاح کی جا سکتی ہے جوشِ انتقام میں گناہ پر دلیر ہو جانا درندوں کا کام ہے نہ کہ انسانوں کا۔

کاش آجکل کے سکھ ہندو اور مسلمان جو ایک دوسرے کے خلاف بغض اور عداوت میں اندھے ہو کر وہ کچھ کر گذرتے ہیں۔ کہ جس کی نہ مذہب اجازت دیتا ہے اور نہ اخلاق و انسانیت تاریخ اسلام کے اس زریں واقعہ سے سبق حاصل کریں۔ اور یہ عہد کریں کہ اخلاق کو کبھی ہاتھ سے جانے نہ دیں گے تو پھر آپس کے باہمی جھگڑے خود بخود ختم ہو جائیں۔ اور حقیقی صلح کی بنیاد پڑ جائے نہ فسادات ہوں اور نہ فسادات میں اخلاق سوز حرکات۔

مسعود احمد شہد واقف زندگی

اجابت دعا کے دروازے کھلے ہیں!

"آج اجابتِ دعاء کے دروازے صرف تمہارے لئے ہی کھولے گئے ہیں۔ اور کسی کے لئے نہیں۔ قبولیت کے فرشتے تمہارے لئے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں۔ مگر دوسروں کے لئے ان کی مٹھیاں بند ہیں۔ اس طاقت اور قوت کو غنیمت سمجھو جو خدا تعالیٰ نے تمہیں دی ہے۔ آسمان سے تمہاری کامیابی کے احکام جاری ہو چکے ہیں اگر ہمت اور استقلال سے کام لو گے خدا کے حضور عجز اور انکسار سے جھک جاؤ گے تو وہ تمہیں توفیق دے گا کہ اپنے آسمانی باپ کا ورثہ حاصل کر سکو۔ لیکن اگر سستی اور غفلت کرو گے تو اس میں کیا شبہ ہے کہ خالی منہ سے نکلی ہوئی دعائیں قبول نہیں ہوا کرتیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور وہی دعا قبول ہوتی ہے جو دل کے خون سے لکھی جائے۔ زبان کی آواز قبول نہیں ہوتی۔ بلکہ دل کے خون کی تحریر قبول ہوتی ہے۔ اگر دعاؤں کے ساتھ دل کے خون کے چھینٹے ہوں گے تو کامیابی کے رستے کھل جائیں گے۔ ورنہ جو برکتیں تمہارے لئے مقدر ہیں وہ انتظار کریں گی جب تک کہ تم ان کے قابل نہ ہو جاؤ۔ انہیں لینا تمہارے اختیار میں ہے۔ چاہے جلد حاصل کرلو اور چاہے ملتوی کر دو۔"

(الفضل ۱۱ اپریل ۱۹۳۶ء)

مناجات

از حضرت مسیح موعود علیہ السلام

لَكَ الْحَمْدُ يَا تُرْسِيْ وَحِرْزِيْ وَجَوْسَقِيْ
اے میری پناہ اور میرے قلعہ تیری تعریف ہو

بِحَمْدِكَ يُرْوٰى كُلُّ مَنْ كَانَ يَسْتَقِيْ
تیری تعریف سے ہر ایک شخص جو پانی چاہتا ہے سیراب ہو جاتا ہے

بِذِكْرِكَ يَجْرِيْ كُلُّ قَلْبٍ قَدِ اعْتَقِيْ
تیرے ذکر کے ساتھ ہر ایک دل ٹھہرا ہوا جاری ہو جاتا ہے

بِحُبِّكَ يُحْيٰى كُلُّ مَيْتٍ مُمَزَّقِ
اور تیری محبت کے ساتھ ہر ایک مردہ زندہ ہو جاتا ہے

وَبِاسْمِكَ يُحْفَظُ كُلُّ نَفْسٍ مِنَ الرَّدٰى
اور تیرے نام کے ساتھ ہر ایک شخص ہلاکت سے بچتا ہے

وَفَضْلُكَ يُنْجِيْ كُلَّ مَنْ كَانَ يُسْتَرَقِ
اور تیرا فضل ہر ایک قیدی کو رہائی بخشتا ہے۔

وَمَا الْخَيْرُ إِلَّا فِيْكَ يَا خَالِقَ الْوَرٰى
اور تمام نیکی تیری طرف سے ہے اے جہان آفریں

وَمَا الْكَهْفُ إِلَّا أَنْتَ يَا مَلْجَأَ الْمُتَّقِيْ
اور تو ہی پرہیزگاروں کی پناہ ہے۔

وَتَعْنُوْ لَكَ الْأَفْلَاكُ خَوْفًا وَّهَيْبَةً
اور تیرے آگے خوفناک ہو کر آسمان جھکے ہوئے ہیں

وَتَجْرِيْ دُمُوْعُ الرَّاسِيَاتِ وَتَنْبَقِ
اور پہاڑوں کے آنسو جاری اور رواں ہیں۔

وَكُنْتَ لِقَلْبِيْ يَا حَفِيْظِيْ وَمَلْجَائِيْ
اور میرے دل کیلئے اے میرے نگہبان اور پناہ

سِوَاكَ مُرِيْحٌ عِنْدَ وَقْتِ التَّأَزُّقِ
کوئی دوسرا آرام پہنچانیوالا نہیں جب تنگی وارد ہو

يَمِيْلُ الْوَرٰى عِنْدَ الْكُرُوْبِ إِلَى الْوَرٰى
دکھ کے وقت خلقت خلقت کی طرف توجہ کرتی ہے

فَأَنْتَ لَنَا كَهْفٌ كَبَيْتٍ مُّسَرْدَقِ
اور تو ہمارے لئے ایسی پناہ ہے جیسے نہایت مضبوط گھر

(درثمین عربی [illegible])

ہندوستان میں آزادی کا نیا لیکن نازک دور

امن و امان کے بغیر کوئی حکومت قائم نہیں رہ سکتی

غم اور خوشی کے مخلوط جذبات

انگریز قریباً ایک صدی تک ہندوستان میں حکومت کرنیکے بعد ہندوستان سے واپس جاچکے ہیں اور ہندوستان غیر ملکی تسلط سے آزاد ہوگیا ہے ہم خوشی اور غم کے مخلوط جذبات کے ساتھ نئے دور کا خیر مقدم کرتے ہیں - خوشی اس لئے ہے کہ آج ہم غلامی سے آزاد ہو رہے ہیں - اس غلامی سے جو ہمیشہ انسانی اخلاق کو گرانے اور اس کی اعلیٰ صلاحیتوں کو دبانے اور ترقی کی راہوں کو مسدود کرنے کا موجب ہوا کرتی ہے - لیکن اس خوشی کے ساتھ ہی ہمارے قلوب میں رنج افسوس اور ندامت کے جذبات بھی پیدا ہو رہے ہیں - کیونکہ ہم بجائے محبت - صلح - امن اور رواداری کے عداوت نفرت بدامنی اور خونریزی کے ساتھ دور آزادی میں داخل ہو رہے ہیں اور بجائے جشن آزادی کی مسرت میں ایک دوسرے کے گلے ملنے کے ایک دوسرے کا گلہ کاٹنے میں مصروف ہیں -

نازک اور اہم دور

غیر ملکی تسلط سے آزاد ہونے کا دن بے شک ایک خوشی کی تقریب تھی - بشرطیکہ اس دن کے بعد ہم میں سے ہر ایک شخص یہ محسوس کر لیتا - کہ آج سے ملک کے امن و امان کی - ملک کے ایک ایک متنفس کی جان و مال اور عزت کی حفاظت کرنے کی ساری ذمہ داری ہمارے سر پر آپڑی ہے - غلامی میں جب ہم آزادی کا مطالبہ کیا کرتے تھے - تو یورپ کی اقوام نہایت حقارت سے کہا کرتی تھیں - تم ابھی آزادی حاصل کرنے اور حکمرانی کے قابل نہیں ہوئے - آج وقت تھا کہ ہندوستان اور پاکستان دونوں نوآبادیات کا ایک ایک باشندہ اپنے عمل سے یورپ کے اس الزام کی تردید کر دیتا - اور دنیا کو دکھا دیتا کہ وہ کامیابی کے ساتھ حکومت کے تمام فرائض سرانجام دے سکتا ہے - لیکن کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ آزادی ملنے کے بعد بھی ظلم و ستم - قتل و غارت اور وحشت و درندگی کے ہنگامے جاری ہیں - یاد رکھیئے اگر ہمارے رویئے یہی رہے - تو ابھی زیادہ عرصہ ہماری آزادی پر نہیں گزرے گا - کہ کوئی اور اقوام آئے گی - اور پھر ہم پر مسلط ہو کر ہمیں اپنا غلام بنا لے گی - کیونکہ دنیا کے خالق و مالک کا یہ ایک اٹل قانون ہے کہ اس کی نعمتیں غیر مستحق کے پاس زیادہ عرصہ نہیں رہا کرتیں -

انگریز قوم کی قابل تقلید خصوصیت

انگریز بے شک غیر ملکی تھے - ان میں بہت سے نقائص موجود تھے - ان سے کئی غلطیاں سرزد ہوئیں - ان کی حکومت بلاشبہ ہماری ترقی کی راہ میں روک بنی رہی - لیکن انگریز قوم میں بعض ایسی خصوصیات بھی ہیں - جو دنیا کی اکثر حکمران قوموں سے انہیں ممتاز و سربلند کر دیتی ہیں دیگر امور کے علاوہ ان کی یہ خصوصیت بھی کبھی فراموش نہیں کی جا سکتی کہ انہوں نے حتی المقدور ملک میں امن و امان قائم رکھا جس کی وجہ سے ایسی فضا پیدا ہو گئی تھی کہ ملک کے ایک [illegible] سے دوسرے سرے تک بلا [illegible] لوگ امن و چین سے زندگی بسر کر [illegible] ہمارے نئے بننے والے حکمرانوں کا [illegible] کہ وہ بھی انگریزوں کی اس خصوصیت کو اپنے اندر پیدا [illegible]

مشکلات و مصائب میں مومن کیلئے مشعل راہ

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِمَّا يَمْكُرُونَ

إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ

(سورۃ النحل)

مطلب یہ - اے مومن تو مشکلات اور مصائب میں گھبرانے کی بجائے صبر کر - اور اس کے لئے بھی تو خدا ہی سے دعا کر اور مدد مانگ - کیونکہ تو صبر بھی خدا کی مدد کے بغیر نہیں کر سکتا - کیا تجھے دشمن کے منصوبے سازشیں اور تدبیریں بے چین کر دیں گی؟ نہیں نہیں ان کی وجہ سے بالکل گھبرا مت - یہ تو تجھے کچھ بھی گزند نہ پہنچا سکیں گی - بشرطیکہ تو خدا سے ڈرے اس کے بتائے ہوئے احکام کی کامل فرمانبرداری کرے [illegible] اس طرح ہر نیک کام کو [illegible] طریق سے سرانجام دینے کی کوشش کرے - کیونکہ پھر تیرے [illegible] خدا کی مدد ہوگی - جو متقیوں اور محسنوں کا ساتھ دیتا ہے [illegible] (اے خدا تو ہمیں تقویٰ کی راہوں پر چلنے اور اپنے احکام کی پوری پوری تعمیل کی توفیق دے تا اس طرح تو ہمیشہ ہر گھڑی ہمارا سر اور لیسر میں ہمارے ساتھ رہے - آمین -)

الہامات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(۱) ۱۲ راگست ۱۹۰۶ء "شب گذشتہ کو میں نے خواب میں دیکھا کہ اس قدر زنبور ہیں - - - - - - - - - کہ تمام سطح زمین ان سے پُر ہے - ٹڈی دل سے زیادہ ان کی کثرت ہے - اس قدر ہیں کہ زمین کو قریباً ڈھانک دیا ہے - اور تھوڑے ان میں پرواز بھی کر رہے ہیں جو ضرر رسانی کا ارادہ رکھتے ہیں - مگر نامراد رہے اور میں اپنے لڑکوں شریف اور بشیر کو کہتا ہوں - کہ قرآن شریف کی یہ آیت پڑھو اور بدن پر پھونک لو - کچھ نقصان نہیں کریں گے - اور وہ آیت یہ ہے :- وَإِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِينَ - پھر اس کے بعد آنکھ کھل گئی"

(۲) الہام ہوا - نصرت بالرعب - وقالو لات حین مناص -

(۳) قریباً نصف رات کے بعد الہام ہوا - صبر کر - خدا تیرے دشمن کو ہلاک کر دیگا

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۳ صفحہ ۲ - الحکم جلد ۱۰ صفحہ ۳۰) (تذکرہ صفحہ ۶۱۱)

جماعت احمدیہ کا فرض

ہندوستان اور پاکستان [illegible] باہم مشورہ کر کے مناسب خیال کیا ہے کہ پنجاب باؤنڈری فورس کو توڑ دیا جائے چنانچہ ۳۱ راگست اور یکم ستمبر کی [illegible] کو باؤنڈری فورس توڑ دی گئی ہے اور اب اپنے اپنے [illegible] میں قیام امن کی ذمہ داری دونوں حکومتوں پر آپڑی ہے [illegible] جماعت احمدیہ کا اصول ہے کہ [illegible] قائم شدہ حکومت کی قیام امن [illegible] مدد کی جائے ہم تمام احمدی احباب [illegible] کرتے ہیں کہ خواہ وہ ہندوستان [illegible] ہوں - یا پاکستان کے [illegible] اپنی حکومت کی جان و مال [illegible] اور پناہ گزینوں کی خواہ [illegible] پاسبانی کی نصرت [illegible] ممکن مدد کریں اور [illegible] جلد ختم کرا دے -

سردار پٹیل جالندھر میں

دہلی ۱۳ راگست۔ حکومت ہند کے وزیر سردار ولبھ بھائی پٹیل آج صبح مشرقی پنجاب کے حالات کا جائزہ لینے کے لئے جالندھر آئے۔ آپ نے مشرقی پنجاب کے اعلیٰ احکام سے ورکنگ تبادلہ خیالات کیا۔ اس کے علاوہ سکھ لیڈر ماسٹر تارا سنگھ سے بھی ملاقات کی بشلم آپ واپس دہلی چلے گئے۔

ٹکا خان صاحب کا شہر بالکل محفوظ ہے

لاہور ۱۳ راگست۔ مغربی پنجاب کی حکومت نے ایک اعلان میں بتایا ہے۔ کہ یہ افواہ سراسر غلط اور بے بنیاد ہے۔ کہ ٹکا خان صاحب ... پر حملہ کر دیا گیا ہے۔ ٹکا خان صاحب کا شہر بالکل محفوظ ہے۔ اور وہاں پولیس اور فوج کا کڑا پہرہ ہے۔ نیز فسادات کی روک تھام کرنے کے لئے وسیع پیمانے پر انتظامات موجود ہیں۔

مشرقی اور مغربی پنجاب کے لیڈروں کا دورہ

لاہور ۱۳ راگست۔ آج صبح پنڈت جواہر لال نہرو اور مسٹر لیاقت علی خان اوکاڑہ۔ جھنگ اور منٹگمری کے دورہ کے لئے گئے۔ دوپہر کو آپ واپس لاہور آگئے۔ لاہور میں کچھ وقت ٹھہرنے کے بعد دونوں لیڈر شیخوپورہ روانہ ہو گئے سردار شوکت حیات خان وزیر مغربی پنجاب سردار سورن سنگھ وزیر مشرقی پنجاب اور پاکستان گورنمنٹ کے سیکرٹری جنرل مسٹر محمد علی بھی دونوں لیڈروں کے ہمراہ دورہ کر رہے ہیں۔

سردار عبدالرب نشتر وزیر پاکستان۔ سردار بلدیو سنگھ وزیر ہندوستان۔ ڈاکٹر گوپی چند وزیر اعظم مشرقی پنجاب۔ شیخ ... وزیر مغربی پنجاب اور مسٹر ... ... کمشنر ... آج فیروزپور اور قصور کے اضلاع کا دورہ کیا۔ امید ہے کہ یہ لیڈر کل لدھیانہ اور جالندھر جائیں گے۔

دونوں حکومتوں نے مظالم کو سختی کیساتھ ختم کرنیکا تہیہ کر لیا ہے

”باؤنڈری کمیشن کا فیصلہ غیر منصفانہ اور ناقابل فہم ہے“

مسٹر جناح کی نشری تقریر

لاہور ۱۳ راگست۔ آج ساڑھے آٹھ بجے رات مسٹر محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان نے لاہور ریڈیو سٹیشن سے ایک تقریر نشر کی۔ آپ نے کہا۔ پنجاب کے ہولناک فسادات کی وجہ سے اخباروں کی بنا پر میں نے لاہور آنے کا فیصلہ کیا۔ یہاں آکر مجھے معلوم ہوا کہ جو رپورٹیں مجھے ملی تھیں۔ وہ بڑی حد تک درست تھیں میرا دل اس وقت رنج و الم سے بھرا ہوا ہے میں نے اپنی طرف سے موجودہ حالات کو سمجھنے اور انہیں دور کرنے کی پوری کوشش کی ہے۔ اس سلسلے میں ۲۹ راگست کو ہندوستان اور پاکستان کے بڑے بڑے لیڈروں کی ایک خاص کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں پورے اتفاق رائے سے یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ دونوں حکومتوں کا یہ مقدس فرض ہے۔ کہ وہ عوام کی جان و مال کی پوری حفاظت کریں۔ اور لاکھوں کی تعداد میں جو لوگ بے خانماں ہو گئے ہیں۔ ان کی پوری پوری مدد کریں۔ اس کے علاوہ متعدد دیگر اہم تجاویز بھی قیام امن کے لئے کی گئی ہیں۔ اب ہر مذہب و ملت کے افراد کو یقین کر لینا چاہیئے۔ کہ دونوں حکومتوں نے مظالم کو سختی کے ساتھ ختم کر دینے کا تہیہ کر لیا ہے مجھے امید ہے کہ لیڈر اور عوام دونوں ہمارے فیصلوں کو پورا کرنے میں ہماری مدد کریں گے۔ آپ نے باؤنڈری فورس کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ فسادات بہت تیزی سے پھیل چکے تھے۔ اور خصوصاً دیہات میں ایسی حالت پیدا ہو گئی تھی۔ کہ باؤنڈری فورس کے لئے قابو پانا مشکل ہو گیا تھا اس لئے اسے توڑ دیا گیا ہے۔ مسٹر جناح نے قیام پاکستان کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ ہم نے بغیر کسی خونی جنگ کے محض اخلاقی اور دماغی قوت اور زور قلم کے ذریعے امن و امان سے پاکستان حاصل کر لیا ہے۔ جس کی مثال دنیا کی تاریخ میں نایاب ہے۔ پاکستان اب مسلمہ حقیقت ہے اس میں شک نہیں۔ کہ بعض مقصود نا انصافیوں سے بھی دوچار ہونا پڑا ہے۔ ہمارے علاقہ کو کم سے کم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ہم پر آخری ضرب باؤنڈری کمیشن کے فیصلے سے ہوا ہے۔ یہ فیصلہ سراسر غیر منصفانہ۔ ناقابل فہم۔ اور بد نیتی پر مبنی ہے۔ اس فیصلے کی حقیقت محض سیاسی ہے۔ قانونی نہیں ہے۔ تاہم چونکہ ہم باؤنڈری کمیشن کے فیصلے پر کاربند ہونے کا وعدہ کر چکے تھے۔ اس لئے ایک معزز قوم کی حیثیت سے ہمارا فرض ہے۔ کہ اس پر ہم کاربند رہیں۔ گو یہ ہمارے لئے سخت تکلیف دہ ہے۔ لیکن اب ہمیں صبر اور تحمل سے کام لینا چاہیئے۔ اور امید کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیئے۔

مسٹر جناح نے کہا۔ باوجود ان نا انصافیوں کے آج پاکستان دنیا میں سب سے بڑی حکومت ہے اور دنیا کی پانچویں بڑی خود مختار سلطنت ہے۔ مادی ترقی کے تمام قدرتی وسائل ہمارے پاس موجود ہیں۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اسلامی تاریخ میں سے بہادری۔ ہمت اور رواداری کی شاندار مثالوں کو سامنے رکھیں۔ اتحاد ضبط اور یقین کو مشعل راہ بنائیں۔ اور جوش اور ہمت کے ساتھ آگے بڑھتے چلے جائیں۔ انشاء اللہ ہم ضرور کامیاب ہوں گے۔

لیگ کانگرس کی مشترکہ وزارت بنانے کی تجویز

کلکتہ ۱۳ راگست۔ مغربی اور مشرقی بنگال میں لیگ اور کانگرس کی مخلوط وزارتیں قائم کرنے کا سوال ان دنوں دونوں حکومتوں کے زیر غور ہے۔ مغربی بنگال کے وزیر اعظم مسٹر گھوش نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ اس سوال پر خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم مشرقی بنگال سے گفتگو کی جا رہی ہے۔ مغربی بنگال کی وزارت میں مناسب تبدیلیاں کرنے کی خاطر تین وزراء مستعفی ہو گئے

مسٹر جناح کراچی روانہ ہو گئے ہیں

لاہور یکم ستمبر۔ مسٹر محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان چار دن لاہور میں ٹھہرنے کے بعد آج تیسرے پہر کراچی روانہ ہو گئے۔ ان چار دنوں میں آپ نے مشترکہ ڈیفنس کونسل میں شرکت کے علاوہ مغربی پنجاب کے وزراء اور مسلم لیگی لیڈروں کے ساتھ مشرقی پنجاب کے فسادات کے متعلق تبادلہ خیالات کیا۔ اور اہم فیصلے کئے۔

پنڈت جواہر لال نہرو اور مسٹر لیاقت علی خان آج شیخوپورہ اور جالندھر کے دورے پر گئے ہیں۔ کل دونوں لیڈر منٹگمری جائیں گے۔ سردار عبدالرب نشتر اور سردار بلدیو سنگھ آج لدھیانہ گئے ہیں۔

سر نذیر حسن کا انتقال

لکھنؤ یکم ستمبر۔ اودھ چیف کورٹ کے سابق چیف جسٹس سر نذیر حسن چند ایام کی علالت کے بعد وفات پا گئے ہیں۔

مغربی پنجاب میں اخبارات پر پابندیاں ختم!

لاہور یکم ستمبر۔ مغربی پنجاب کی حکومت نے اخبارات پر سے تمام پابندیاں ہٹا لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ آئندہ کسی خبر کو سنسر نہیں کیا جائیگا۔ اور نہ ہی کسی اخبار کے مضمون وغیرہ پر پابندی رہے گی۔ البتہ ضرورت پڑنے پر کسی خاص اخبار پر سنسر کی پابندی عائد کی جا سکتی ہے۔

تقسیم فلسطین عربوں کیلئے ناقابل قبول ہے

لندن ۱۳ راگست۔ عرب لیگ کے ڈائرکٹر جنرل نے جنیوا سے واپسی پر ایک بیان میں کہا۔ اتحادی اقوام کی تنظیم نے فلسطین کو تقسیم کرنے کی جو سفارش کی ہے۔ وہ ہمارے لئے ناقابل قبول ہے۔ اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے سے سارے عرب ممالک میں ایک ایسی کیفیت پیدا ہو جائیگی جو کبھی نہ کبھی ضرور جنگ کی صورت اختیار کرے گی۔